Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ | سوموار ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۱۴ احسان ۱۳۷۲ہش، ۱۴ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۳۳

زندگی کا کوئی اعتبار نہیں

یہ گھڑی بڑی بابرکت ہے جس میں خطیب جمعہ پڑھتا ہے۔ پس تم اس مبارک گھڑی میں عہد کر لو کہ ہماری نمازیں۔ ہمارے روزے ہمارے سب عمل خدا کیلئے ہونگے۔ نہ کہ رسم و عادت کے طور پر، کون جانتا ہے کہ مجھے اگلا مہینہ ملے گا یا نہیں۔ شاید یہ دن آخری دن ہو۔ یہ مہینہ آخری مہینہ۔ یہ سال آخری سال ہو۔ زندگیوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس بابرکت گھڑی سے فائدہ اٹھاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

قرآن نے جو حُسنِ معاشرہ پیش کیا ہے اُس کو اختیار کریں تو گھر جنّت بن جائیں گے

سارے معاشرے کیلئے یہ پیغام ہے کہ عائلی زندگی میں مودّت اور رحمت کو اختیار کرو

بگڑے ہوئے مَردوں کے بگاڑ کی ذمّہ دار عموماً وہ مائیں ہوتی ہیں جو اپنے بیٹوں کی ناجائز طرفداری کرتی ہیں

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ جمعہ جو بیت الفضل لندن سے ۱۶۔ شہادت ۱۳۷۲ہش (۱۶۔ اپریل ۱۹۹۳ء) کو تین مواصلاتی سیّاروں کے ذریعے دنیا بھر میں براہِ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خطبہ کے بعد عالمی نکاح

گذشتہ جمعہ سے پہلے جمعہ میں جو چند باتیں میں جماعت کے سامنے رکھنی چاہتا تھا۔ ان میں حُسنِ معاشرت اور عائلی زندگی کو بہتر بنانے سے متعلق بھی چند امور میرے پیشِ نظر تھے لیکن وقت ختم ہو گیا اور میں مضمون کو مکمل نہ کر سکا۔ پھر بیچ میں جو خطبہ آیا وہ عمومی جماعتی تربیت کے سلسلہ میں بعض جگہ بعض فتنے سر اٹھاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اس لئے فوراً اس مضمون سے متعلق خطاب کرنا پڑا۔ آج کے جمعہ میں پہلا حصہ یعنی جمعہ کے خطبہ والا حصہ بہت مختصر کرنا پڑے گا کیونکہ آج میری بیٹی عزیزہ مونا کے نکاح کا بھی دن ہے۔

گذشتہ کچھ عرصہ سے مجھ پر مختلف طرف سے یہ محبت بھرا دباؤ ڈالا جا رہا تھا کہ میں اس جمعہ پر اس نکاح کو اس طرح شامل کر لوں کہ یہ بیک وقت تمام دنیا میں دیکھا اور سنا جانے والا نکاح بن جائے اور اس طرح اس تاریخ ساز سال کے کرشموں میں ایک اور اضافہ ہو لیکن طبیعت پر اس خیال سے یہ بات گراں گزرتی تھی کہ میری بیٹی ہے اور خود اسی کے ذریعہ اس سلسلہ کا آغاز کرنا شاید کسی دل پر گراں نہ گزرے لیکن باہر سے بھی ایسے خط آنے شروع ہوئے جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ محبت کرنے والے احباب جماعت جو خواہش رکھتے ہیں کہ مہمان آئیں لیکن آ نہیں سکتے اُن کی خواہش ہے کہ اگر اس نکاح کو عالمی نکاح بنا دیا جائے تو ہم جہاں جہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں وہاں اس نکاح کی خوشی میں شامل ہو جائیں گے۔ چونکہ یہ پُر خلوص قلبی تعلق کا اظہار بھی ہے اور جماعت کا مجھ پر ایک حق بھی ہے یہ اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آج کے خطبہ اور نمازوں کے بعد (اللہ نے چاہا تو) بین الاقوامی سلسلوں کے ذریعہ یہ عالمی نکاح بھی پڑھا جائے گا۔

ٹیلی کاسٹ ہونیوالی نماز کیساتھ مل کر نماز ہرگز ادا نہ کریں

لیکن اس سلسلہ میں ایک دو باتیں بیان کرنی ضروری ہیں۔ خطبہ جمعہ کے بعد نماز بہر حال لازم ہے۔ اس کے درمیان میں کوئی اور تقریب داخل نہیں کی جا سکتی اور نماز کے بعد آج کے حالات کے پیشِ نظر عصر کی نماز بھی ساتھ جمع کرنی ہو گی۔ کیونکہ باہر سے بکثرت مہمان تشریف لائے ہوئے ہیں اور ان کے لئے اب یہاں سے رخصت ہونا ہے، بقیہ کارروائی اسلام آباد جا کر ہو گی اور انتظامی دقتیں ایسی ہیں کہ ان کے پیشِ نظر مجھ سے یہی توقع رکھی گئی ہے کہ میں نماز جمعہ کے ساتھ عصر بھی جمع کرا دوں۔ پس خصوصیت سے یہ نصیحت ہے کہ اس نماز کے دوران دنیا میں کہیں بھی کوئی احمدی اس نماز کے ساتھ شامل ہو کر نماز ادا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ یہ ایک نہایت ہی بیہودہ رسم جاری ہو گی جس سے (دین حق) کی اعلیٰ پاکیزہ روایات میں رخنہ پڑنے کا خطرہ ہے۔ امام وہی ہے جو جسمانی طور پر بھی موجود ہو اور سامنے ہو سوائے اس کے کہ اتنا بڑا مجمع ہو کہ وہ امام دکھائی نہ دے سکتا ہو یا بیچ میں کہیں جسطرح بعض دفعہ دیواریں حائل ہو جایا کرتی ہیں یہ الگ بات ہے مگر اجتماع ایک جگہ ہونا ضروری ہے اور اس اجتماع کے سامنے ایک زندہ موجود امام کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر باقی سب نمازیں اگر دور سے ٹیلی کاسٹ کے ذریعہ پڑھی جائیں گی تو وہ فاسد ہونگی (۔) پس یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ نکاح آج ہی ہو جائے میرے سامنے یہ دقت پیش کی گئی تھی کہ چونکہ بیچ میں نمازیں ہونگی اس لئے یہ خطرہ ہے کہ لوگ نمازیں ساتھ نہ شروع کر دیں تو آپ پہلے نکاح پڑھ دیں میں نے کہا یہ تو بہت اچھا موقعہ ہے کہ اس خطرہ کا ازالہ ہمیشہ کے لئے کر دیا جائے اور اس فیصلے کی برکت سے جماعت کی ایک عالمی تربیت کا موقع میسّر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

آگیا ۔ پس یاد رکھیں کہ ٹیلی کاسٹ خطبوں وغیرہ کے بعد جو نمازیں ہوتی ہیں ان میں باہر کے لوگ شمولیت نہیں کر سکتے ۔ اگر وہ اسی نماز کا وقت ہو تو اپنا امام اپنے سامنے رکھیں تو پھر نماز ہوگی ورنہ ٹیلی کاسٹ تصویروں کے ذریعہ دور کے امام کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی ۔ اسی لئے مَیں نے یہ تاکید کر دی تھی کہ وہ حصّہ دکھایا ہی نہ جائے ۔ لیکن بعد میں جب یہ حصّہ بھی دکھانے کا فیصلہ ہوا تو ایک سوال یہ اٹھایا گیا کہ جب آپ نماز دکھائیں گے تو پہلی ہدایت کی خلاف ورزی ہوگی ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بارہا مجھے خیال آیا کہ ٹیلی کاسٹ خطبوں کو دیکھنے کے شوق میں بکثرت غیر (از جماعت) آنا شروع ہو گئے ہیں اور دن بدن ان کی تعداد بڑھ رہی ہے ۔ مَیں صرف پاکستان کی بات نہیں کر رہا بلکہ دور دور جہاں جہاں بھی یہ خطبات ٹیلی کاسٹ کے ذریعہ دکھائے جاتے ہیں خدا کے فضل سے رپورٹوں کے مطابق غیر (از جماعت احباب) کا ان خطبوں میں شامل ہونے کا رجحان دن بدن بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو ایک دفعہ آتے ہیں وہ آئندہ بھی آتے ہیں اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لیکر آتے ہیں ۔ پس اس پہلو سے ان کو ہماری عبادتوں کے متعلق جو غلط فہمیاں ہیں وہ بھی آج دور ہو جائیں گی ۔ آج یہ بھی دکھائی دے گا کہ خطبہ کے بعد ہم نماز کیسے ادا کرتے ہیں اور ہماری نماز کے متعلق جو بعض غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں وہ بھی دور ہو جائیں گی ۔

میاں بیوی کے تعلقات کا بہترین نقشہ

اس کے بعد مَیں مختصراً اسی مضمون یعنی عائلی زندگی کے تعلق میں جو مضمون بیان کرنا چاہتا تھا اسکی طرف واپس آتا ہوں ۔ قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) اس کے نشانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہیں خاک سے پیدا کیا ہے ۔ ایک لفظ طین ہے جس کو ہم مٹی کہتے ہیں اس میں نمی کا مفہوم داخل ہے یعنی گیلی مٹی ۔ تراب خاک کو کہتے ہیں تو یہ ایک طرز بیان ہے جس سے انسان کو اس کے عاجزانہ آغاز کی طرف توجہ دلانی مقصود ہے کہ تمہاری حیثیت کیا ہے خاک کے پتلے ہی تو ہو (۔) دیکھو کیسی عظیم تبدیلی واقع ہوئی ہے کہ تم ایسے بشر کی صورت میں دنیا میں ہر طرف پھیل گئے ہو جو تخلیق کائنات کی سب سے اونچی منزل پر کھڑا ہے ۔ پھر فرمایا (۔) اس کے نشانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تم ہی میں سے تمہارے جوڑے پیدا کئے (۔) تاکہ تم ایک دوسرے سے سکینت حاصل کرو ۔ اِلَیْھَا کا معنیٰ ہے : اس کی طرف سکینت کی خاطر، سکینت کی تلاش میں جھکو (۔) اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ نے محبت اور رحمت رکھ دی ہے ۔ پس میاں بیوی کے تعلقات کا اس سے بہتر نقشہ نہیں کھینچا جا سکتا پہلے تو یہ بتا دیا کہ تم سب خاک کے پتلے ہو ۔ ایک دوسرے پر تمہیں کوئی فضیلت نہیں ہے اور ایک ہی وجود سے پیدا کئے گئے ہو ۔ رشتوں کی ایک وجہ تو وہ ہے جو پہلی آیت میں بیان ہو گئی کہ تَنْتَشِرُوْنَ یعنی تم نشوونما پاتے ہو اور دنیا میں پھیل جاتے ہو اور پھیل چکے ہو ۔

عائلی زندگی میں مودّت اور رحمت اختیار کرو

دوسری وجہ جس کی طرف عموماً توجہ نہیں ہوتی وہ یہ ہے کہ (۔) تاکہ تم اپنے جوڑے سے تسکین حاصل کرو یعنی اپنے دوسرے زوج سے تسکین حاصل کرو ۔ اِلَیْھَا میں تانیث کی ضمیر ہے یعنی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کو خصوصیت سے مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمایا گیا ہے کہ تا تم اپنی بیوی سے تسکین حاصل کرو ۔ یہ کہنے سے ایک غلط فہمی بھی پیدا ہو سکتی ہے جیسا کہ اکثر دنیا کے معاشروں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ مرد کا کام ہے عورت سے تسکین حاصل کرے ۔ عورت کا کام ہے ۔ تسکین دے اور اس کے بعد چھٹی اور مرد پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے ۔ اس باطل خیال کو زائل کرنے کی خاطر معاً بعد فرمایا (۔) : اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان گہری محبت اور رحمت کا رشتہ قائم فرما دیا ہے اور یہ رشتہ دونوں طرف سے ہے ۔ بَیْنَکُمْ ہے ۔ اور بَیْنَکُمْ نے مضمون کو اور زیادہ وسیع فرما دیا ۔ بینکما نہیں کہا بلکہ بینکم فرمایا یعنی وہ بچے جو میاں بیوی کے تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں وہ بھی آپس میں محبت اور رحمت کے تعلقات سے زندگی بسر کریں اور سارے معاشرہ کے لئے یہ پیغام ہے کہ عائلی زندگی میں مودّت اور رحمت کو اختیار کرو ۔ یہ وہ پہلو ہے جس کی طرف مَیں متوجہ کرنا چاہتا تھا لیکن افسوس کے ساتھ یہ ذکر کرتا ہوں کہ بارہا یہ نصیحت کرنے کے باوجود اکثر دنیا سے ایسے ہی خط ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ہماری جماعت میں عائلی زندگی ابھی تک مثالی نہیں بن سکی ۔

مشرقی معاشرے کے نقائص

مختلف معاشروں کے مختلف نقائص ہیں ۔ مغربی نقائص اور ہیں اور مشرقی نقائص اور ہیں ۔ مغربی عائلی زندگی بھی مثالی نہیں ہے اور مشرقی بھی نہیں لیکن (دین حق) تو نہ مشرق کا ہے نہ مغرب کا ہے (دین حق) تو وہ دین ہے جو ایسے نور سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق فرمایا گیا کہ (۔) نہ وہ مشرق کا ہے نہ مغرب کا ہے ۔ دونوں کے درمیان یکساں سانجھا نور ہے (۔) پس مشرقی معاشرہ کے نقائص خواہ کچھ بھی ہوں اور مغربی نقائص کچھ اور ہوں ۔ یہ بحث لاتعلق ہے ۔ عائلی زندگی وہی ہے جو اس نور کی عائلی زندگی تھی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ذات میں خدا کا نور چمکا ہے اور اس عائلی زندگی کے حوالے سے ہمیں اپنے تعلقات کو درست کرنا ہوگا اگر کسی معاشرے سے وفا اٹھتی چلی جا رہی ہے اور حیاء اٹھتی چلی جا رہی ہے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عائلی زندگی اس معاشرے کو پیغام دیتی ہے کہ مجھ سے دور ہو مجھ سے کٹے ہوئے ہو اور جب تک میری ذات کے ساتھ پیوستہ نہ ہو جاؤ تمہیں امن نصیب نہیں ہو سکتا ۔ مشرقی معاشروں میں عائلی زندگی بعض اور رسم و رواج اور بدیوں کا شکار ہے اور میاں بیوی کے آپس کے تعلقات پر اُن کے خاندان کے دوسرے تعلقات اتنے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں ۔ اتنا دخل انداز ہوتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں بسا اوقات میاں بیوی کے تعلقات محض اس وجہ سے بگڑتے ہیں کہ دونوں طرف کے ماں باپ کو شوق ہے کہ وہ اس جوڑے پر اپنی بالادستی قائم کریں اور یہ ایسی بیہودہ رسمیں ہمارے بعض مشرقی معاشروں میں جاری ہیں کہ خاوند کے رشتہ دار سمجھتے ہیں کہ جب تک ہم بیوی کو کھینچ کر اپنے ماں باپ سے توڑ کر اپنا نہ بنا لیں اس وقت تک ہماری فتح نہیں ہو سکتی ۔ ہمارا بچہ تسکین نہیں پا سکتا اور بعض صورتوں میں بالکل اسی قسم کا رویہ بچی کے والدین اختیار کرتے ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جب تک خاوند کے رشتہ داروں سے کلیۃً توڑ کر الگ نہ کر دیا جائے اس وقت تک اس جوڑے کو سچا چین نصیب نہیں ہو سکتا ۔ سچی سکینت عطا نہیں ہو سکتی اور اس کے نتیجہ میں وہ دونوں خاندان کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح ان میاں بیوی کا گھر اُجڑ جائے اور اکثر اُجڑتے ہوئے گھروں میں یا اگر اکثر نہیں تو اجڑے ہوئے گھروں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جن میں ماں باپ کا قصور ہے جو دونوں طرف کے ماں باپ ہیں لیکن یہ قصور مَیں نے زیادہ تر دولہا کے ماں باپ میں دیکھا ہے اور نسبتاً کم بچی کے والدین میں کیونکہ بچی تو پرائی ہوتی ہے ۔ وہ جب رخصت کر دی جائے تو اس کے اُوپر اتنا اثر اور اختیار نہیں رہا کرتا لیکن بیٹا تو ہمیشہ اپنا رہتا ہے اور عموماً وہ ممالک جن میں اقتصادی لحاظ سے ابھی پوری ترقی نہیں ہوئی اور میاں بیوی فوراً اپنا الگ گھر بنانے کی استطاعت نہیں رکھتے تو وہ بیوی بہرحال اپنے خاوند کے ماحول میں ، اس کے ماں باپ کے رحم و کرم پر ، اس کی بہنوں کے رحم و کرم پر زندگی گزارتی ہے اور اس پہلو سے مَیں نے دیکھا ہے کہ معاشرہ میں جو بھی ظلم ہے اس میں سب سے زیادہ قصوروار عورت ہے ۔

بگڑے ہوئے مردوں کی بنیاد عورتیں ڈالتی ہیں

پہلے ایک خطبہ میں جس کا تعلق میری اہلیہ کے وصال سے تھا مَیں نے کچھ نصیحتیں کی تھیں اور ان میں خاوندوں کو خصوصیت سے پیشِ نظر رکھا تھا یا مردوں کو پیشِ نظر رکھا تھا ۔ مجھ سے شکوے بھی ہوئے کہ آپ نے سارا بوجھ مردوں پر ہی ڈال دیا ہے عورتوں کا بھی تو قصور ہوا کرتا ہے ۔ مَیں نے اُن سے کہا : مجھے علم ہے کہ قصور ہوا کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کسی وقت یہ باتیں بھی کروں گا لیکن بیوی فوت ہو رہی ہو اور میں عورتوں کو کوسوں تو اس سے زیادہ جہالت اور ہو نہیں سکتی تھی۔ موقعہ ایسا تھا جس کا تقاضا تھا کہ میں مردوں کو نصیحت کروں کہ وہ عورتوں کے حقوق ادا کریں اور ہر قسم کے ظلم سے باز آئیں مگر میں نے جہاں تک تجزیہ کیا ہے مجھے اس میں کوئی بھی شک نظر نہیں آتا کہ بگڑے ہوئے مردوں کی بنیاد بھی ان کی مائیں ڈالتی ہیں اور انہی بنیادوں پر ان کی عمارت استوار کرتی ہیں۔ اور اکثر ایسی مائیں معاشرے کو بگاڑنے کی ذمہ دار ہیں جو عملاً اپنی اولاد کی اور اولاد میں سے اپنے بیٹوں کی عبادت کرتی ہیں اور اتنا زیادہ بلند مقام دیتی ہیں کہ بچپن ہی سے انہیں کھلی ہوئی چھوٹ دی جاتی ہے کہ وہ چاہے ہمسایوں کا امن برباد کریں چاہے اپنی بہنوں کو ماریں کوٹیں اور فتنہ و فساد کریں۔ لیکن ماں شیرنی کی طرح جھپٹ کر انکی تائید میں اٹھ کھڑی ہوتی ہے دوڑتی ہے اور دوسروں سے بدکلامی کرتی ہے اور اس کے فتنے سے اس کی زبان کے شر سے بچنے کے لئے لوگ اپنے بچے سنبھالتے پھرتے ہیں۔ ایسی مائیں خواہ اس مقام تک نہ بھی پہنچی ہوں اس سے ورے ورے بھی بہت سے مقام ہیں جن میں یہ بنیادی نقص یعنی اپنے بچے کی عبادت کرنا یہ صاف دکھائی دینے لگتا ہے اور ایسی مائیں اپنے بچوں کو نہ صرف ابتداء میں بگاڑ دیتی ہیں بلکہ بعد میں جب ان کی بیویاں آتی ہیں تو ان بیویوں پر فرعون کی طرح حکومت کرنا چاہتی ہیں۔ ان بیویوں سے توقع رکھتی ہیں کہ خاوند کی، اس کی بہنوں کی یا اس کی ساس کی (یعنی خاوند کی ماں کی) تمام تر خدمتیں ہوں اور وہ گویا کہ گھر کے لئے ایک نوکرانی پال لی گئی ہے یا خرید لی گئی ہے اور اسی ضمن میں اپنے بیٹے کی زندگی سنوارنے کی خاطر بعض دفعہ پروفیشنلز سے شادیاں کی جاتی ہیں بعض دفعہ لوگ مجھے بھی لکھتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی ڈاکٹر عورت ڈھونڈ کر دیں، کوئی استانی ڈھونڈ دیں۔ کوئی ایسی ہو جو کمانے والی ہو۔ اسی وقت مجھے سمجھ آجاتی ہے کہ نیت کیا ہے اور میں ان کو صاف لکھ دیتا ہوں کہ اپنے فساد کو اپنے طور پر رکھو، میرا ہاتھ تمہارے فساد میں شامل نہیں ہوگا۔ جو رشتہ کرنا ہے کرو لیکن اگر نیت وہ نہیں ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے تو وہ نیت فساد کی نیت ہے۔ قرآن کریم نے کہیں یہ نہیں لکھا کہ تاکہ تمہارے اقتصادی حالات بہتر ہو جائیں۔ قرآن کریم نے یہ نہیں لکھا کہ بیویاں اس لئے لاؤ کہ ان کو گھر کی نوکرانیاں بنا دو یا اُن پر اپنے رعب جماؤ یا اُن کو طعنے دو اور جہاں تک اس طعن و تشنیع کا تعلق ہے بہت سے گھر اسی وجہ سے اُجڑتے ہیں لڑکی گھر میں آئی ہے اور اسکی نندیں بیٹھ کر کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑتی ہیں کہ اس کا تو قد اس طرح ہے۔ اس کا جسم اسطرح ہے۔ اس کو تو بات کرنے کا پورا سلیقہ نہیں آتا۔ اس میں تو پوری حیاء نہیں ہے۔ اس کا لباس ایسا ہے اور وہ سمجھتی ہیں کہ ہم جو یہ باتیں بہت چسکے لے لیکر بیان کر رہی ہیں۔ ہمارا بھائی بھی سن رہا ہے وہ بھی مزے کر رہا ہوگا۔ ہمارے ماں باپ بھی خوش ہو رہے ہوں گے کہ اس کو ایسی ایسی باتیں سنائی ہیں اور یہ نہیں سوچ رہیں کہ اس کے لئے ایک جہنم پیدا کر دی گئی ہے اور وہ جہنم پھر پھٹے گی، بڑھے گی اور سارے معاشرے کو آگ میں جلا دیگی۔ چنانچہ ایسے گھر پھر جہنم کا نمونہ بن جایا کرتے ہیں۔ پھر اس کا بھی منہ پھٹتا ہے۔ وہ پھر آگے سے باتیں کرتی ہے۔ اپنے ماں باپ کے خلاف ایک بات سنتی ہے۔ دو دفعہ سنے، چار دفعہ سنے۔ آخر وہ بھی بول پڑتی ہے اور پھر وہ اپنے خاوند کے ماں باپ کو سنانے لگتی ہے۔ پھر یہ معاملات بگڑتے بگڑتے ہاتھاپائی پر پہنچتے ہیں۔ جُرت بیزار ہوتی ہے اور بعض دفعہ ایسے واقعات بھی میرے علم میں آئے ہیں کہ لڑکی کو مارنے کے لئے یا لڑکے کو مارنے کے لئے سارا خاندان اس لڑائی میں شامل ہوگیا۔ یہ ساری جہالت کی باتیں ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے حُسنِ معاشرت کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے اور جو کچھ عمل کر کے دکھایا ہے وہ تو ایک لامتناہی سمندر ہے جس میں فیوض موجزن ہیں۔ جس میں حکمتیں موجزن ہیں لیکن ان میں سے ایک بات میں اس سلسلہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دیکھو اپنے ماں باپ کو گالیاں نہ دیا کرو۔ بہت ہی گندی، بہت ہی مکروہ بات ہے کہ تم اپنے ماں باپ کو گالیاں دو۔ صحابہؓ میں سے کسی نے تعجب سے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! اپنے ماں باپ کو کون گالیاں دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب تم اپنے رشتوں کے بعد ایک دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہو تو اپنے ماں باپ کو گالیاں دے رہے ہوتے ہو۔

ایک دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں نہ دو

اس میں دو باتیں خصوصیت سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے پیشِ نظر معلوم ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ جب گالیاں دیتے ہو تو پھر دوسرا بھی غصہ میں گالیاں دے گا اور جو گالیاں دے گا اس کا گناہ اس کو کچھ نہیں ہوگا کیونکہ اس نے بدلے میں قرآن کے دیئے ہوئے حق کے مطابق ایسا کیا ہے۔ آخری نتیجہ صرف یہی رہ جاتا ہے کہ اس کی گالیاں تو تمہیں پہنچ جائیں گی اور تمہاری گالیاں اس کو نہیں پہنچیں گی بلکہ اپنے ماں باپ کو ہی پہنچ رہی ہونگی۔ پس حکمت کا ایک کیسا عظیم الشان سرچشمہ جاری فرمادیا اور اس کی بنیاد اس آیتِ کریمہ میں ہے جس میں فرمایا گیا (۔) دیکھو! دوسروں کے جھوٹے معبودوں کو بھی گالیاں نہ دیا کرو (۔) وہ دشمنی اور جہالت میں پھر خدا کو گالیاں دینے لگیں گے۔ تمہاری گالیاں جھوٹے معبودوں کو تو پہنچ ہی نہیں سکتیں۔ ان کا تو وجود ہی کوئی نہیں۔ ایک خالی ہوا کو گالیاں دے رہے ہو اور اس کے نتیجہ میں اس خدا کو گالیاں دلوا رہے ہو جو ساری کائنات میں (آسمانوں اور زمین کا نور) بن کر ہر جگہ موجود ہے۔ کیسا جاہلانہ سودا ہے۔ کتنی بے وقوفی کی بات ہے۔ پس اسی مضمون کو عائلی تعلقات کی مناسبت سے بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے یہ پاک نصیحت فرمائی کہ ایک دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں نہ دیا کرو۔ جو دیگا وہ اُن سب گالیوں کا ذمہ دار ہوگا جو اس کے ماں باپ کو پڑیں گی اور آخری نتیجہ یہ نکلے گا کہ گالیاں دینے والے کے ماں باپ کو صرف گالیاں پڑ رہی ہونگی دوسرے کو پہنچیں گی ہی نہیں کیونکہ دوسرا پہلو یہ ہے کہ خدا کے نزدیک اس کو گالیاں نہیں مل سکتیں۔ خدا کے نزدیک ناجائز بات کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ پس اللہ کی تقدیر کے سامنے درحقیقت صرف اسی کے ماں باپ کو گالیاں مل رہی ہیں جو پہل کر رہا ہے، جو بدتمیزی میں آگے بڑھ چکا ہے۔ آسمان سے کسی کی گالیوں کا جواب ملنے کا جو یہ مضمون ہے یہ بھی اس کے اندر بیان ہوگیا۔ اپنے ماں باپ کو گالیاں نہ دو، میں ایک تو یہ معنی ہے کہ تمہارے ماں باپ کو دوسرے غصے سے گالیاں دیں گے۔ دوسرا یہ کہ اگر دوسرا خاموش رہا تو آسمان بھی تمہارے ماں باپ کو گالیاں دے گا۔ یہ مضمون بھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے بیان فرمایا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی مجلس میں موجود تھے۔ ایک شخص آیا جس نے حضرت ابوبکرؓ کے خلاف زیادتی شروع کر دی اور بہت ہی بدتمیزی سے کلام کیا یہانتک کہ آخر حضرت ابوبکرؓ کا پیمانہ لبریز ہوگیا تو آپ نے اس کو جواباً کچھ سخت باتیں کہیں۔ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم اس جگہ سے ناراضگی کے اظہار کے طور پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ پیچھے دوڑے کہ یا رسول اللہؐ یہ کیا ہے کہ جب تک وہ مجھے گالیاں دیتا رہا۔ آپ خاموش بیٹھے رہے اور جب میں نے جوابی کارروائی کی ہے تو آپؐ ناراض ہو کر اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ابوبکر جبتک تم خاموش بیٹھے ہوئے تھے آسمان سے فرشتے تمہاری گالیوں کا جواب دے رہے تھے۔ جب تم نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا تو وہ فرشتے وہاں سے رخصت ہو گئے اور میں بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے چھوٹی چھوٹی باتوں میں فیوض کے اور عرفان کے دریا بہا رکھے ہیں۔ ان چشموں سے کوئی فائدہ اٹھائے۔ کوئی اپنے بدن اور روح کو پاک کرنے کی کوشش کرے تو وہ ہوگا۔ میں تو بہت نصیحت کر چکا ہوں لیکن افسوس کہ بیہودہ جہالت میں پیدا ہونے والی مائیں آئندہ اپنی جہالت کو اپنی اولاد در اولاد منتقل کرتی چلی جا رہی ہیں۔ ذرا ہوش نہیں کر رہیں کہ ان کی اپنی زندگی، ان کے بچوں کی زندگی، آئندہ آنے والی نسلوں کی زندگی کو اپنے وجود کی تلخیوں سے ہمیشہ کے لئے زہریلا کر دیتی ہیں اور معاشرہ بگڑتا ہے تو ارد گرد سارا ماحول بگڑتا ہے۔ قوموں کے مزاج بگڑ جاتے ہیں اور یہی خاندانی بدتمیزیاں ہیں جو قومی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدتمیزیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ پس اس بات کو اہمیت دیں اور اپنے معاشرے کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عائلی زندگی کے مطابق بنائیں تو گھر مودّت اور رحمت سے بھر جائیگا۔ قرآن کریم نے جو بات بیان فرمائی اسی پر ہر بات کی تان ٹوٹتی ہے کہ رشتے صرف اس غرض سے پیدا نہیں کئے گئے تھے کہ تَنتَشِرُوْنَ تاکہ تم پھیل جاؤ وہ تو تم پھیل رہے ہو۔ وہ مقصد تو پورا ہو گیا لیکن یاد رکھو اور بھی مقاصد ہیں اور وہ مقاصد یہ ہیں کہ مرد اور عورت اور خاندانوں میں حسنِ معاشرت قائم کی جائے۔ محبت اور رحمت کی فضائیں پیدا کی جائیں اور اس دنیا میں ایک جنت پیدا کر دی جائے۔ جن لوگوں کو دنیا کی جنت نصیب ہو جاتی ہے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں جس جنت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جن لوگوں کو وہ جنت اس دنیا میں نصیب ہو جاتی ہے ان کی اخروی جنت بھی یقینی ہے۔ کوئی اس جنت کو اُن سے چھین نہیں سکتا۔ جن کو اس دنیا کی جنت نصیب نہ ہو ان کو وہم ہے کہ ہم اگلی دنیا کی جنت میں جائیں گے۔

حضرت موسیٰؑ اور فرعون کی ماں کا موازنہ

آخر پر قرآن کریم کی پیش کردہ ایک اَور مثال کو جو موازنہ کے طور پر پیش فرمائی گئی ہے آپ کے سامنے رکھ کر میں اس مضمون کو ختم کروں گا۔ قرآن کریم نے موسیٰؑ اور فرعون کا جو تقابل پیش فرمایا ہے اس میں موسیٰؑ کی ماں کا ذکر تو واضح طور پر فرمایا گیا کیونکہ وہ ایک قابلِ تعریف ماں تھی اور اس نے معاشرہ میں حسن بھرنے والا اور صنفِ نازک سے حسنِ سلوک کرنے والا ایک ایسا بچہ پیدا کیا جس کا ذکر زندۂ جاوید ہے۔ قرآن نے اگرچہ فرعون کی ماں کا واضح ذکر نہیں فرمایا لیکن جسطرح موسیٰؑ کے حسنِ خلق کے سامنے فرعون کے اخلاقِ سیئہ ایک مکروہ منظر پیش کرتے ہیں اسی طرح موسیٰؑ کی ماں کے مقابل پر فرعون کی ایک ماں کا تصور بھی ذہن میں ابھرتا ہے۔ پس قرآن کریم نے دو ماؤں کی مثالیں پیش فرمائی ہیں۔ ایک وہ ماں جسکی کوکھ سے فرعون پیدا ہوا تھا اور ایک وہ ماں جس کی کوکھ سے موسیٰؑ پیدا ہوا تھا۔ جس ماں نے فرعون کو جنم دیا اس نے آنے والی ایک ایسی معصوم عورت کو بھی دنیاوی لحاظ سے عذاب میں مبتلا کر دیا جو پاکباز تھی۔ جو خدا کے فرمودات پر اور اس کے بھیجے ہوؤں پر ایمان لانے والی تھی معصوم تھی۔ نیک تھی۔ مگر ساری زندگی فرعون کے ظلموں کے نیچے چکی میں پیسی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے ہمدردی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے وہ دعا سکھائی جس کے نتیجہ میں وہ فرعون کے ظلم اور عذاب سے نجات پانے کے لئے اور جنت میں اپنے لئے الگ گھر طلب کرنے کے لئے تمنا کرتی تھی اور دوسری طرف موسیٰؑ کی وہ ماں تھی جس نے اسی زمانہ میں اس موسیٰؑ کو جنم دیا جس کے حُسنِ خلق سے متاثر ہو کر مدین کے ایک گھاٹ پر لڑکی نے خود ایک تمنا کی کہ کاش اس سے میری شادی ہو جاتی لیکن شرمیلی طبیعت اور حیاء کے نتیجہ میں وہ یہ کہہ نہ سکی۔ اپنے باپ کو اس نے صرف اتنا بتایا کہ اس طرح ایک واقعہ گزرا ہے کیوں نہ ایسے شخص کو ملازم رکھ لیا جائے ان کے والد بہت ذہین تھے وہ فوراً سمجھ گئے اور انہوں نے کہا: ہاں ملازم تو رکھیں گے لیکن اس شرط پر کہ تم میں سے کسی ایک سے شادی ہو جائے اور وہ شادی ہوئی اور وہ حُسنِ خلق اسی طرح جاری رہا۔ چنانچہ قرآن کریم نے اشارۃً فرمایا ہے کہ اتنا آرام کا خیال تھا کہ چلتے چلتے دور پہاڑی کی چوٹی پر ایک آگ دکھائی دی تو اپنی اہلیہ سے یہ کہا کہ کیوں نہ میں اس آگ کی تلاش میں جاؤں تاکہ تمہیں آرام نصیب ہو اور ہم مل کر بیٹھ کر وہ آگ سینکیں۔

قرآنی مضامین کی عظمت

قرآن کریم چونکہ بہت ہی عظیم اور بہت ہی وسیع مضامین کو بیان فرماتا ہے اس لئے جگہ کی دقت کے پیشِ نظر چھوٹے چھوٹے اشارے رکھے جاتے ہیں ورنہ تو یہ کتاب اربہا ارب صفحوں پر پھیل جاتی۔ پس قرآن نے جو حُسنِ معاشرہ پیش فرمایا ہے اس کو اختیار کرو۔ سب گھر جنت بن جائیں گے۔ اگر احمدی گھر جنت بن جائیں تو پھر ہم دنیا کو احمدی معاشرہ ایک نورانی معاشرہ کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حُسنِ خلق کے طور پر، آپ کے نور کے طور پر ہم یہ معاشرہ مشرق کو بھی پیش کر سکتے ہیں اور مغرب کو بھی پیش کر سکتے ہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نور دونوں کے درمیان سانجھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

اب خطبہ ثانیہ کے بعد میں نماز جمعہ پڑھاؤں گا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وقت کی کمی کی وجہ سے چونکہ وقت ہے اس لئے عصر کی نماز بھی ساتھ پڑھی جائے گی۔ احباب کرام جو دنیا میں دیکھ رہے ہیں وہ خاموشی سے بیٹھ کر انتظار فرمائیں۔ دعائیں کریں۔ ذکرِ الٰہی کریں (۔) نمازوں کے بعد پھر (اللہ نے چاہا تو) نکاح کی مختصر کارروائی ہوگی (سلام)

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

از بندگانِ نفس رہِ آں یگاں مپرس
ہر جا کہ گرد خاست سوارے دراں بجو

خداوند کا راستہ نفس کے غلاموں سے نہ پوچھ۔ جہاں مٹی اڑتی ہو وہیں سوار کو تلاش کر

آں کس کہ ہست از پئے آں یار بیقرار
رَو صحبتش گزیں و قرارے دراں بجو

جو شخص اس دوست کیلئے بے قرار ہے جا اُسکی صحبت اختیار کر اور اس سے تسکین حاصل کر

بر آستانِ آنکہ زِ خود رفت بہرِ یار
چوں خاک باش و مرضیٔ یارے دراں بجو

اس شخص کے آستانہ پر جس نے یار کیلئے اپنے تئیں فنا کر رکھا ہے تو خاک ہو کر پڑا رہ اور اسی طرح یار کی مرضی ڈھونڈ

مرداں بہ تلخ کامی و حُرقت بدو رسند
حرقت گزیں و فتح حصارے دراں بجو

جوانمرد تلخی اور سوزش چکھ کر اُس تک پہنچتے ہیں تو بھی سوز اختیار کر اور فتح اس میں ڈھونڈ

بر مسندِ غرور نشستن طریق نیست
ایں نفسِ دُوں بسوز و نگارے دراں بجو

غرور کی مسند پر بیٹھنا ٹھیک نہیں تو اُس ذلیل نفس کو جلا دے اور پھر خدا کو تلاش کر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ان اشعار میں حضرت اقدس اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ راستہ ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے جنہوں نے خدا سے پہلے تعلق پیدا کر رکھا ہے اور اس کی ایک پہچان یہ ہے کہ جہاں گرد و غبار اڑتا دکھائی دے وہیں آپ جان لیں کہ کوئی سوار موجود ہے یعنی ایسا شخص جو خدا تعالےٰ کی تلاش میں ہے یا اسے خدا کا قرب حاصل ہو چکا ہے۔ یہاں گرد اڑنے سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص جس کی دنیا دار مخالفت کرتے ہوں اسی لئے پہلے ہی مصرع میں حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو دنیا دار ہے اور اپنی خواہشات کے پیچھے بھاگ رہا ہے اس سے خدا تعالےٰ کا راستہ پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں اس لئے اس سے ہرگز یہ بات نہ پوچھی جائے۔

وہ لوگ جنہوں نے اپنے نفس کی نفی کر رکھی ہے اور جن کی دنیا دار مخالفت کرتے ہیں اور ان پر کیچڑ اچھالتے ہیں ان سے پوچھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ سے ملنے

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۶ ۔ مئی ۱۹۹۳ء

An unwelcome arrival

From early childhood we have been entertained with stories of animals and birds. Everyone will recall "kahanis" heard while perched on grandfather's or grandmother's knee: "The crow and the sparrow", "The wolf and the lamb", "The hare and the tortoise", etc. Sheer repetition has made these creatures part and parcel of our culture. In olden days it was Aesop who was responsible for enriching the literature of countries throughout the world with his creations.

Then came Walt Disney who, with his animation techniques, advanced the cartoonists' art to unprecedented heights. His creations—Mickey Mouse, Donald Duck, Pluto and Snow White and the Seven Dwarfs—have become household words. Children cuddle these toys while going to sleep and their room is incomplete without walls plastered with their pictures.

Then came characters like Snoopy, the Chipmunks, Big Bird and the rest of the whole delightful family that entertains young and old alike in Sesame Street. Personally I confess that I am a fan of Pink Panther!

So far so good. But I have noticed a sinister new arrival in the form of a pig that has invaded our TV lounges. Observe the only non-human character in the cast of the serial ALF (acronym for Alien Life Form) being currently telecast. The huge ugly snout, the small beady eyes and the general appearance are all undoubtedly those of a pig.

I am not an alarmist but I suggest to those responsible for disseminating entertainment on the electronic media to take the trouble of ascertaining the identity of that character in ALF and if he happens to be what I firmly believe he is, to discontinue the programme before he infiltrates whatever remains of our culture.

N. A. Bhatti

The News International, Wednesday, May 26, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۶ مئی ۹۳ء کے شمارے میں این اے بھٹی کہتے ہیں۔ ہم ان کے شکریہ کے ساتھ ان کی بات اپنے قارئین تک پہنچاتے ہیں۔ (ادارہ)

اپنے بچپن ہی سے ہمیں جانوروں اور پرندوں کی کہانیوں سے خوش وقت کیا جاتا رہا ہے۔

ہر شخص کے ذہن میں یہ بات ہوگی کہ ہم دادا یا دادی کے گھٹنے پر بیٹھ کر کہانیاں سنا کرتے تھے۔ کوے اور چڑیا کی کہانی بھیڑئیے اور بھیڑ کے بچے کی کہانی خرگوش اور کچھوے کی کہانی۔ ان کہانیوں کو بار بار دہرانے سے ایسا لگتا ہے کہ یہ ہماری ثقافت کا ایک حصہ بن گئی ہیں۔

پرانے زمانے میں ایسپ (لقمان) نے اس بات کا ذمہ لیا ہوا تھا کہ وہ ہمارے لٹریچر کو اور سارے دنیا کے مختلف ممالک کے لٹریچر کو اپنی تخلیقات سے خوبصورت بنائیں۔ اسکے بعد والٹ ڈزنی آئے جنہوں نے زندہ جانوروں کی سی کیفیت پیدا کرنے کی ٹیکنیک سے کارٹونوں کو آگے بڑھایا اور بہت زیادہ بلندی تک لے گئے ان کی تخلیقات مکی ماؤس، ڈونلڈ ڈک اور سنو وہائٹ اور سیون ڈوارفس تھیں یہ کہانیاں گھروں میں عام ہوگئیں۔ بچے ان کھلونوں کو اپنے ساتھ چمٹائے رکھتے ہیں۔ خاص طور پر سونے کے وقت اور ان کے کمرے اس وقت تک نامکمل ہوتے ہیں جب تک ان کے کمروں کی دیواروں پر چسپاں نہ کی گئی ہوں۔

یہاں تک تو بات بالکل ٹھیک ہے لیکن اب میں نے دیکھا ہے کہ ایک نئی ناپسندیدہ چیز سؤر کی صورت میں ہمارے ٹی وی کمروں میں در آئی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک سے ایک غیر انسانی کیریکٹر جو ALF ہوتا ہے۔ (ایلین لائیو فارم کا مخفف ہے)۔ یہ عام طور پر ٹی وی پر دکھایا جاتا ہے۔ اس کا بہت بڑا سناوٹ۔ اسکی چھوٹی چھوٹی منکوں جیسی آنکھیں اور اسکے عام طور پر نظر آنے والے ہاتھ سب یقیناً اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ سؤر ہے۔

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو خطرہ کی گھنٹی بجاتے رہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ہمارے لئے تفریح کا سامان الیکٹرانک میڈیا پر پیش کرتے ہیں۔ میں انہیں یہ تجویز پیش کرنا چاہوں گا کہ وہ پوری طرح معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ وہ ALF میں جو کیریکٹر پیش کیا جاتا ہے وہ کس کا ہے۔ اور اگر وہ واقعی اسی کا کیریکٹر ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اور جس کے متعلق مجھے یقین ہے کہ یہ وہی ہے تو مہربانی کر کے وہ اس پروگرام کو اس وقت سے قبل ختم کر دیں جبکہ وہ ہماری ہاں بھی ثقافت میں پوری طرح در آئے۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۷ ۔ مئی ۱۹۹۳ء

Teacher bashing

In the good old days teachers were strict and students dreaded the corporal punishment meted out to them. Moreover, the teachers of old were held in high esteem both by parents and students. But then those were the good old days.

Today, punishment in any form is strictly prohibited in educational institutions. It is a matter of 'spare the rod and spoil the child'. Moreover, a teacher commands little or no respect today.

Students are fully aware that their teachers can beat them no more. Hence they have begun to beat their teachers.

In early May, according to a press report, students of the Government High School, Landikotal beat up their teachers including the Headmaster, following a petty dispute. The enraged students hurled chairs at the teachers including the head master and the school Qari. Some of the teachers had to be taken to hospital for treatment.

And this is not the first incident of its kind. Some years ago, a vice chancellor of a university was locked up in his office by his students for several hours. There have been numerous other cases of 'teacher bashing'. What has happened to our social and educational norms? Why this sudden change for the worse? Strikes, closures of schools and colleges, cheating during examinations, disrespect to superiors and indiscipline seem to be the order of the day. Such was not the case in the days of yore. What then is the answer to this problem-rampant indiscipline in educational institutions?

Parents and teachers should put their heads together and seek out a solution to see what ails our troubled youth.

Lawrence Pinto

The News International, Wednesday, May 27, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۷ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں لارنس پنٹو نے کہا۔

پرانے وقتوں میں استاد سخت گیر ہوتے تھے۔ اور شاگرد جسمانی سزا جو دی جاتی تھی اس سے ڈرتے تھے اس کے علاوہ پرانے وقتوں کے استادوں کی بڑی تعظیم کی جاتی تھی۔ والدین بھی تعظیم کرتے تھے اور طالب علم بھی۔

لیکن پھر بات یہ ہے کہ یہ پرانے وقتوں کی بات ہے۔ آج کل تعلیمی اداروں میں ہر قسم کی سزا ممنوع قرار دی جا چکی ہے۔ اب یہ کہا جاتا ہے کہ بچے کو بیشک خراب ہونے دو لیکن چھڑی کو بچائے رکھو۔ اس کے علاوہ آج کل استاد کی عزت بھی بہت کم ہوگئی ہے۔ طالب علم یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ استاد اب ان کی پٹائی نہیں کر سکتے اس لئے انہوں نے اساتذہ کی پٹائی شروع کر دی ہے۔

مئی کے آغاز میں جیسا کہ ایک پریس رپورٹ میں شائع ہوا ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول لنڈی کوتل کے طلباء نے اپنے اساتذہ کو مارا پیٹا اور ان اساتذہ میں ہیڈ ماسٹر صاحب بھی شامل تھے۔ جھگڑا تو کوئی معمولی سا تھا۔ طلباء کو غصہ آگیا۔ انہوں نے کرسیاں اٹھا کر اساتذہ پر پھینکیں اور ہیڈ ماسٹر پر بھی اور سکول کے قاری پر بھی۔ بعض اساتذہ کو علاج معالجے کے لئے ہسپتال لے جانا پڑا۔

لیکن یہ اس قسم کا کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ آج سے چند سال پہلے ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو ان کے کمرے میں طلباء نے بند کر دیا تھا اور وہ کئی گھنٹے وہاں بند رہے۔ اس قسم کے اساتذہ کی پٹائی کے کئی اور واقعات بھی رونما ہو چکے ہیں۔

ہماری سماجی اور تعلیمی زندگی کی اقدار کو کیا ہو گیا ہے۔ فوری طور پر یہ تبدیلی کیوں پیدا ہو گئی ہے۔ جو ہمیں برائی کی طرف لے کر گئی ہے۔ سٹرائکیں ہوتی ہیں۔ سکول اور کالج بند ہو جاتے ہیں۔ امتحانات میں چیٹنگ ہوتی ہے بڑوں کی عزت کا پاس نہیں ہے اور ڈسپلن تو یوں لگتا ہے کہ ختم ہی ہو گیا ہے۔

پرانے زمانے میں ایسا نہیں ہوتا تھا اب آپ بتائیے کہ اس بھرپور مسئلے کا کیا حل ہے۔ خاص طور پر تعلیمی اداروں میں ڈسپلن کے نہ ہونے کا۔ والدین اور اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس مسئلے کا حل تلاش کریں۔ اور یہ معلوم کریں کہ وہ کون سی چیز ہے جو ان نوجوانوں کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون سین

افغان صدر

ایوان صدر میں پریس کانفرنس کے موقع پر پروفیسر برہان الدین ربانی "افغانی صدر" نے کہا کہ آزادی کی تحریکوں کی مدد کرنا کسی صورت بھی دہشت گردی کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ کشمیر کے جو لوگ اپنی خود ارادیت کے حق کے لئے لڑ رہے ہیں انہیں بھی کسی طرح دہشت گرد نہیں کہا جاسکتا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دہشت گردی اپنی آزادی کے حصول کی کوشش کا نام نہیں ہے بلکہ یہ عمل تو نہایت قابل احترام اور انسانی حقوق کی پاسداری کا عمل ہے۔ افغانی صدر نے اس بات پر یقین کا اظہار کیا کہ جلال آباد کا معاہدہ افغانستان کے لئے امن کا پیغام ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہمارا ملک لڑائی جھگڑوں میں گھرا ہوا ہے۔ چونکہ اس معاہدے کے لئے تمام دھڑے موجود تھے اور ان کے مشورے اور ان کے فیصلے کے ساتھ یہ معاہدہ طے پایا ہے اس لئے اب یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ یہاں پر لڑائی نہیں ہوگی۔ اس معاہدے کی ایک شق یہ بھی ہے کہ تمام دھڑوں سے بڑا اسلحہ واپس لے لیا جائے۔ افغان صدر نے اقوام متحدہ اور تنظیم اسلامی کانفرنس اور اسی طرح دیگر دوست ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ آگے آئیں اور افغانستان کی تعمیر نو میں حصہ لیں۔

صدر غلام اسحاق خان اور بلخ شیر مزاری سے گفت و شنید کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ ہماری باتیں مختلف امور کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ ہمارے لئے مفید نتائج پیدا کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ پشاور کے معاہدے اور جلال آباد کے معاہدے میں کوئی تضادات نہیں ہیں۔ دراصل پشاور کا معاہدہ جسے اسلام آباد معاہدہ بھی کہا جاتا ہے اسی کے تسلسل میں جلال آباد کا معاہدہ طے پایا ہے اور امید کی جاتی ہے بلکہ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اب تمام دھڑے مل جل کر افغانستان کی حکومت کو چلائیں گے اور وہاں لڑائی کے ہر امکان کو ختم کر دیں گے۔

افغانی صدر نے علما اور بزرگ لیڈروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جلال آباد کے معاہدے میں انہوں نے بہت اچھا رویہ دکھایا ہے۔ جہاں تک پاکستانی دورے کا تعلق ہے انہوں نے کہا میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ پاکستانی لیڈروں کو بتا سکوں کہ ہمارا معاہدہ کس رنگ میں طے پایا ہے اور اسلامی ملکوں نے اس کی تائید کی ہے۔

ملائشیا کیلئے نرسیں

ملائشیا اور جنوبی افریقہ کے سفارتی تعلقات تو نہیں ہیں۔ لیکن ملائشیا کی حکومت نے جنوبی افریقہ سے اپنے ہسپتالوں کے لئے نرسیں بھرتی کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس سے پہلے نرسیں ہندوستان، ویت نام، برما اور تھائی لینڈ سے لی جاتی رہی ہیں چنانچہ ان ممالک سے آئی ہوئی ۱۲۴ نرسیں ملائشیا میں کام کر رہی ہیں لیکن بتایا جاتا ہے کہ ۷۰۰ مزید نرسوں کی ضرورت ہے۔ یہ نرسیں حکومت کے ہسپتالوں اور نجی ہسپتالوں میں کام کرنے کے لئے درکار ہیں۔

سفارتی تعلقات نہ ہونے کے باوجود جب سے جنوبی افریقہ میں نرسوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ملائشیا میں آ کر کام کریں تو ڈپٹی وزیر صحت فرید عارفین نے بتایا ہے کہ جواب بہت تسلی بخش ملا ہے۔ یعنی انہیں جنوبی افریقہ سے نرسیں مل جائیں گی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نرسوں کی تربیت کے کالج میں جو سلیبس جنوبی افریقہ میں پڑھایا جاتا ہے وہی سلیبس ملائشیا میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس طرح جنوبی افریقہ کی نرسوں کو ملائشیا میں اپنے کام میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ انہیں معاوضہ بھی خاصا زیادہ دیا جائے گا۔

روسی تنبیہہ / افغانستان

روسی فیڈریشن کے وزیر خارجہ نے اپنے ملک کے سفیر متعینہ پاکستان کی وساطت سے افغانی لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ سرحدوں پر متعین روسی فوجیوں کو لٹیروں سے بچائیں۔ تاجکستان کے بہت سے لوگ اپنے ملک کی حکومت اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی کے نتیجے میں تشدد اور موت سے ڈرتے ہوئے افغانستان کے ہرات کے ضلع میں پناہ گزین بنے ہوئے ہیں۔ یہی وہ علاقہ ہے جسکے متعلق روسی وزیر خارجہ کو شکایت ہے۔

روسی وزیر خارجہ نے افغان لیڈروں سے یہ کہا ہے کہ اگر انہوں نے اس قسم کے حملے نہ رکوائے اور ماضی کی طرح آئندہ بھی ان کے افراد قتل کئے جاتے رہے تو نتائج شدید طور پر خطرناک ہوں گے۔ وزیر موصوف نے ہرات کے مختلف افغانی لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ بجائے اپنی طاقت کے اندازے لگانے کے اور وہ بھی ایک دوسرے سے لڑ جھگڑ کر۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی سیاسی سوجھ بوجھ کو کام میں لاتے ہوئے اس ضلع کے لوگوں کو امن و امان مہیا کریں۔ جب تک ملک کے تمام علاقوں میں امن قائم نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک یہ کہنا درست نہیں کہ افغانستان میں امن ہے کیونکہ کسی ایک خطے میں بھی لڑائی جھگڑے کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ وہ پھیل جائے اور افغانستان کے دوسرے حصوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے۔

تقویٰ انسان کی ذہنی، نفسیاتی اور قلبی حفاظت کے لئے انتہائی ضروری ہے
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ)

آپ کا خط ملا

مکرمہ امۃ النصیر رشدی صاحبہ

شادیوال ضلع گجرات سے لکھتی ہیں:

پیارے انکل!

خدا آپ کو صحت مند لمبی زندگی عطا کرے اور مزید ترقیات سے نوازے۔

عرض ہے کہ میں پچھلے دنوں تربیتی کلاس کے سلسلے میں ربوہ گئی ہوئی تھی۔ تعلیم تو میری بی اے ہے۔ ویسے ہی بہت جی چاہا جانے کو۔ ایک تو مرکز کو دیکھنے کی خواہش تھی۔ دوسرے کچھ وقت فارغ تھا۔ میں نے سوچا کچھ نہ کچھ تو تربیتی کلاس سے فائدہ ہوگا۔

تربیتی کلاس کی انتظامیہ نے سیر کرانے اور لڑکیوں کو ربوہ سے متعارف کرانے کا پروگرام بھی بنایا تھا۔ اس پروگرام کے تحت ہم جدید پریس دیکھنے گئے۔ وہاں جاکر پتہ چلا کہ یہاں ہی الفضل کا دفتر ہے مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی۔ آپ سے ملنے کی خواہش بہت دیر سے دل میں تھی۔ وہاں ایک صاحب سے پوچھا

باقی ص ۷ پر

بقیہ : ص ۴

کا راستہ کیا ہے ایک اور نشانی جو حضرت اقدس نے بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کا راستہ تلاش کرتے ہیں اور صحیح راہ پر گامزن ہوتے ہیں ہمیشہ بے قرار رہتے ہیں اور حقیقت میں یہی بے قراری سکون کہلانے کی مستحق ہے دنیاوی سکون بالکل مختلف ہے اور خدا تعالےٰ کی راہ میں جو سکون ملتا ہے وہ اس سے مختلف۔ صرف وہ شخص جس نے اپنے آپ کو فنا کر رکھا ہے اور اس کی مرضی اب خدا ہی کی مرضی ہو گئی ہے۔ یعنی جو خدا تعالےٰ چاہتا ہے وہی اس کی مرضی ہے وہ ہر وقت اس کی رضا پر راضی ہے۔ ایسے شخص سے اگر خدا تعالےٰ کی راہ پوچھی جائے تو یقیناً وہ صحیح راستہ بتلائے گا۔ ایک اور علامت جو حضور نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اس راہ پر چلنے سے تکالیف ضرور پیش آتی ہیں اور تکالیف کا مزا چکھنے کے بعد ہی انسان اس راہ پر چلتا ہوا منزل تک پہنچتا ہے اور اس کی منزل دراصل اس کی انتہائی کامیابی کا ثبوت ہوتی ہے۔ ایک بات جو خدا تعالےٰ کی تلاش میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ سمجھی جاسکتی ہے اور جس سے خدا تعالےٰ کو حاصل کرنا ناممکن ہو جاتا ہے وہ انسان کا غرور ہے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرہ بھر بھی غرور ہے وہ خدا تعالےٰ سے اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ حضور فرماتے ہیں کہ غرور کی مسند پر بیٹھنا ٹھیک نہیں اگر وہ خدا تعالےٰ کا متلاشی ہے اگر وہ اس کی راہ میں چلنا چاہتا ہے تو چاہیئے کہ اپنے ذلیل نفس کو جلا دے اور پھر خدا کی تلاش میں نکلے یعنی اپنی نفی کرے اور خدا کو تلاش کرنے کی سعی کرے اگر تو ایسا کرے گا تو یقیناً کامیابی کا منہ دیکھے گا۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور کے ان ارشادات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

محترم حبیب الرحمان صاحب ورد ابن حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب ورد اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی بیگم صاحبہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں اپریشن کی کامیابی اور موصوفہ کی جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ: ص۸

نے کہا ہے کہ عدالت کے بارے میں

محترمہ بے نظیر بھٹو کے تبصرے کا ہماری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

○ سرحد اسمبلی کی تحلیل کے خلاف رٹ درخواست کی باقاعدہ سماعت شروع ہوگئی۔

○ اس صدی کی قیامت خیز گرمی نے مزید ۱۲۔ افراد کی جان لے لی ہے جھنگ میں درجہ حرارت ۱۲۳ تک پہنچ گیا۔ سینکڑوں مویشی پالتو جانور اور پولٹری فارموں پر چوزوں کی ہلاکت کی بھی خبریں ملی ہیں

بقیہ: ص۶

کہ آپ سے ملاقات ہو سکتی ہے یا نہیں۔ انھوں نے کہا کہ ابھی دفتر نہیں کھلا۔ آپ گیارہ بجے تک آجائیں۔ اس وقت صبح کے تقریباً سات بجے تھے۔

بعد میں میں نے بہت کوشش کی لیکن نہ جا سکی۔ تربیتی کلاس کی انتظامیہ لڑکیوں کو کہیں بھی جانے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ مجھے اس بات کا بہت افسوس ہے کہ وہاں پہنچ کر بھی آپ سے ملاقات نہیں ہو سکی۔

ہم کینیڈا جا رہے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے اور تمام قارئین سے بھی درخواست ہے کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا ہمیں بخیر و عافیت پہنچائے اور ہمارا وہاں جانا بابرکت ثابت کرے۔

قدیمی ـــــ شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: ـــــ فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1 - D - ۳ گلشن راوی
ملتان: ۴۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان : فون: ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

ایکسپورٹ کوالٹی کے ڈش انٹینا اب اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو ہر طرح کے موسمی اثرات کو برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط ترین بھی ہیں۔ گارنٹی ایک سال
اعلیٰ کوالٹی ریموٹ کنٹرول ریسیور بمعہ L.N.B اصل گارڈنز U.S.A
پاکستان میں ہر جگہ مکمل فٹنگ اور انسٹالیشن
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون دکان ۷۷ ۸۳۱ فون رہائش ۴۸۷

سنہری موقعہ
نہایت باموقعہ رقبہ ۴، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں
عزیز احمد خان **پراپرٹی مرکز**
فون گھر ۴۱۴ ـــ ۳ - بلال مارکیٹ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
نیو الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز، خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں
اولاد سے محرومی ○ اولادِ نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ○ اٹھرا ○ لیکوریہ ○ ایام کی بے قاعدگی ○ بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس فون پی پی PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون پی پی PP. 510564
نارووال ریلوے روڈ، چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد لاریکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
جوہر ٹاؤن سکیم فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نیو کیمپس وفاقی کالونی روڈ، لاہور
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 219065-218534

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی -/۲۰ | **نور کاجل** فی شیشی -/۵ | **نور نظر** اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵ | **زد جامِ عشق** ۳۰ گولی -/۳۰۰ | **اکسیر معدہ** -/۸ -/۱۵ -/۳۰ | **قندِ شفا** نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰ | **حب سعال** کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰ | **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۳ جون۔ گرمی کی شدید ترین لہر پوری شدت سے جاری ہے

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر نے صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر مسٹر پرویز الٰہی کی ریکوزیشن پر بلائے جانے والے اجلاس کو طلب کرنے سے انکار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہائیکورٹ نے گورنر کا اسمبلی توڑنے کا فیصلہ کالعدم قرار دیا ہے وزیر اعلیٰ کے ۲۹ مئی کے مشورہ پر کوئی حکم جاری نہیں کیا۔ اس لئے وزیر اعلیٰ کے مشورہ کے بعد ۴۸ گھنٹے گذر جانے پر صوبائی اسمبلی خود بخود ٹوٹ چکی ہے۔ اب پنجاب اسمبلی کا کوئی وجود باقی نہیں رہا۔

○ آپریشن پی کے ۳۶۸ - ۱۰۶ کے تحت اراکین پنجاب اسمبلی کو اسلام آباد پہنچا دیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت کے تمام انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے۔ ہوائی اڈے تک قافلے کی قیادت چوہدری شجاعت حسین اور شاہ محمود قریشی نے کی۔ پولیس نے راستہ چھوڑ دیا۔ نواز شریف گروپ کے افراد نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے حامی اراکین پنجاب اسمبلی کی تعداد ۱۴۲ ہو گئی ہے اراکان کو اسلام آباد پہنچانے کے لئے وزیر اعظم کے حکم پر کراچی سے اسلام آباد جانے والی پرواز لاہور روک لی گئی۔ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ وٹو کے اقدامات ان کی رسوائی کا باعث بنیں گے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ محاذ آرائی کا ذمہ دار کون ہے یہ بات بچہ بچہ جانتا ہے بعض لوگوں نے اپنے اپنے فیصلے اور عدالتوں کو متنازعہ بنانے کا کاروبار سنبھال لیا ہے لیکن انہیں اس میں خسارہ ہوگا۔ انتخابات نہیں ہوں گے۔ وہی کریں گے جو آئین اور قانون کے مطابق ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کی بحالی کے بعد میں نے صدر کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اپوزیشن جماعتوں سے رابطے ہیں اور مفاہمت کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔ ہنگامی حالت کے نفاذ کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ صوبائی حکومتیں ایمرجنسی نافذ نہیں کر سکتیں۔ یہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد اب ملک میں کوئی بحران نہیں رہا۔ میں ضمیر فروشی کی سیاست کے خاتمے کے لئے کام کر رہا ہوں۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر کی طرف سے صوبائی اسمبلی کا اجلاس نہ بلائے جانے کی وجہ سے ان کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر کی جائے گی۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ میرے گھر پر بھی پولیس نے چھاپہ مارا تھا اور میرے گھر پر متعین رینجرز نے کہا کہ حکم دیں ہم مقابلہ کریں گے۔ مگر میں نے ان کو روک دیا اس سے خانہ جنگی کا خطرہ ٹل گیا۔

○ سیدہ عابدہ حسین وزیر اعظم نواز شریف کے خصوصی ایلچی کے طور پر امریکہ پہنچ گئی ہیں وہ امریکی وزیر خارجہ کو وزیر اعظم کا خصوصی پیغام پہنچائیں گی۔

○ لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس نے سخت وارننگ دی ہے کہ حکومت سیکرٹری پنجاب اسمبلی کی برآمدگی کے لئے مؤثر اقدام کرے۔

○ حکومت پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف ریفرنس واپس لے کر انکو سرپرائز دینا چاہتی ہے۔

○ حکومت پنجاب کی طرف سے اراکین اسمبلی کی رہائش گاہوں پر چھاپے مارے گئے چار اراکین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وائیں سمیت متعدد دیگر اراکین کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم ختم کر کے وزیر اعظم کو با اختیار بنایا جانا ضروری ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ

باقی صفحہ پر

ڈش انٹینا کے لئے رابطہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کیا جاوے
WAZ SATELLITE SYSTEMS
بہترین ریسیور اور ڈش انٹینا قیمت -/15000
رابطہ: میاں حفیظ احمد۔ احمدیہ منزل وزیر آباد۔ موتی بازار ضلع گوجرانوالہ
دفتر ۳۰۲۴ فون نمبر دفتر ۲۶۴۴
رہائش ۳۰۲۴
راولپنڈی رابطہ: میاں نصیر احمد میاں سعید احمد۔ وقت بعد نماز عشاء فون نمبر ۴۲۹۷۷۱

حنیف ہومیو کلینک
۸۴۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
موسم گرما کے اوقات کار:۔
صبح ۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱۲ بجے تک شام ۶ بجے سے ۱/۲ ۸ بجے تک
ہر جمعہ کو ناغہ ہوگا۔
ایچ ڈاکٹر محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

صاحب اولاد
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشو نما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	100	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	20	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	30	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور۔ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

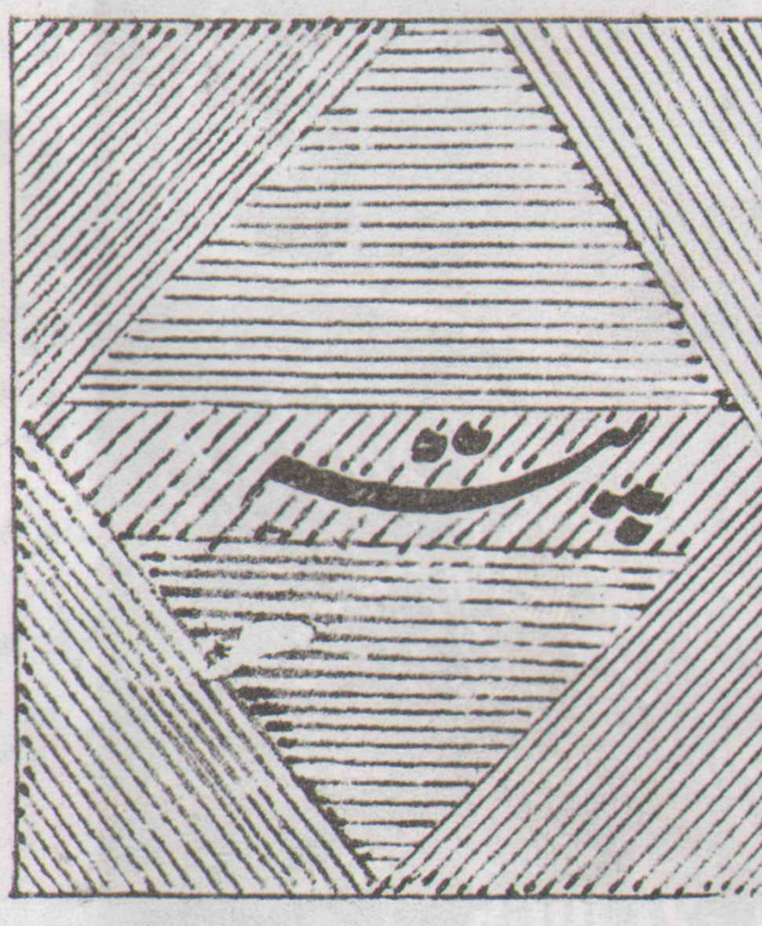

دانتوں کا معائنہ مفت۔ **احمد ڈینٹل کلینک**
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۱/۲ ۴ بجے ۱/۲ ۸ بجے شام
ڈینٹسٹ رانا منیر احمد

خدام کیلئے سنہری موقع
ہمیں اپنی فیکٹری میں درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے
۱۔ آفس کلرک۔ تعلیم کم از کم میٹرک عمر ۲۵ تا ۳۵ سال۔ ۲۔ گھریلو کام کیلئے ملازم عمر ۳۵ تا ۵۰ سال۔ ۳۔ ربڑ کا کام سیکھنے والے لڑکے دوران ٹریننگ ۸۰۰ روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ رہائش فری ہوگی۔
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۲۷۴۷۴۷ - ۲۷۱۷۷۹ - ۲۷۰۹۳۶

فخر الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
فریج۔ ایرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر
واشنگ مشین۔ سٹیبلائزر
فون نمبر 354873 - 7239347
7223347

اکسیر موٹاپا -/۲۵ | **ہمدرد نسواں** (حبوب اٹھرا) -/۱۵ | **دوائی فضل الٰہی** برائے اولاد نرینہ -/۱۵۰ | **زدجام عشق** -/۱۲۰ -/۴۸۰ | **اکسیر لیکوریا** (کیپسول) -/۳۰ | **کلین اپ** چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے -/۱۵ | **سفوف اکسیر شوگر** -/۲۵ | **جدید دواخانہ خدمت خلق** گولبازار۔ ربوہ